B.A, Part-1 URDU (MB)
Paper- Essay (Prose)
Topic: Rasheed Ahmad Siddiqi

Notes By:
Dr. Masroor Haidri,
Department of Urdu,

J.K College, Biraul, Darbhanga

رشید احمد صدیقی

رشید احمد صدیقی یو پی کے ضلع جونپور کے ایک گاؤں مڑیا میں 1894ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک جونپور میں رہے، پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے علی گڑھ آ گئے۔ مالی حالت سے مجبور ہو کر کچہری میں ملازمت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی اور فارسی میں ایم اے کیا۔ آپ نے طالب علمی کے زمانے سے مزاحیہ مضامین لکھنا شروع کیے۔ علیگڑھ میگزین کے ایڈیٹر رہے۔ 1922ء میں وہیں کالج میں پروفیسر ہو گئے اور جب یونیورسٹی بنی اور اردو ادبیات کا شعبہ قائم ہوا تو رشید احمد صدیقی کو صدر شعبہ بنا دیا گیا۔ وہ شعر و ادب کا بڑا ستھرا ذوق رکھتے تھے اور ادب کے بڑے اچھے استاد تھے، ان کی زندگی شرافت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا بہترین نمونہ ہے۔ 1977ء میں ان کا انتقال ہوا۔

مضامین رشید میں بعض مضامین ایسے ہیں جو فن انشائیہ کے فنی لوازمات پر پورے اترتے ہیں ان میں ''اپنی یاد میں''، ''پاسبان''، ''کارواں پیداست'' اور ''آمد میں آورد'' وغیرہ شامل ہین۔ انشائیہ لکھنا اچھی اور دلچسپ گفتگو کرنے کا فن ہے۔ جس میں بات سے بات نکلتی ہے۔ لیکن بولنے والا مخاطبوں کی توجہ گرفت میں لیے رہتا ہے، خود تو ہر طرف بھٹکتا ہے مگر قاری کی توجہ کو بھٹکنے یا ہٹنے نہیں دیتا۔ رشید احمد صدیقی کے انشائیوں میں گفتگو کا فن ملتا ہے۔ اس گفتگو کا انحصار اُن کے موڈ وقتی ردعمل، مخاطبوں کے مزاج کے پاس اور مواقع پر ہے۔ اپنے مضمون ''اپنی یاد میں'' وہ لکھتے ہیں،

''میرے مضامین غزل کی نوعیت کے ہوتے تھے، مربوط اور مسلسل نظم کی مانند نہیں۔ ان مضامین میں جو باتیں غیر متعلق اور بہکی بہکی

معلوم ہوتی ہیں وہ میرے فن کی شریعت کے مطابق تھیں۔ میں خود نہیں بہکتا تھا۔ دوسروں کو بہکنے کی فرصت دیتا تھا۔ عقل کی باتیں دیر تک نہ سنی جاسکتی ہیں اور نہ سنائی جاسکتی ہیں۔''

رشید احمد صدیقی کے ہاں جو خاص بات ہے وہ ان کا علمی اسلوب بیان ہے جس کو سمجھنے کے لیے علم، لیاقت اور حس کی ضرورت ہے۔ ان میں مقامیت ہے۔ وہ مقامی اور ملک کے دیگر مسائل پر ایک خاص عالمانہ اور فلسفیانہ انداز میں بحث کرتے ہیں۔ پھر قول محال کے استعمال نے ان کے طنز و مزاح میں بھی ایک آفاقیت پیدا کردی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موضوع اور اسلوب کے لحاظ سے مضامین رشید اردو کی عظیم نثری تخلیق ہے۔ جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

☆☆☆☆